13702 ـ بیوی اپنے نان ونفقہ کے حق کوچھوڑدے توکیا دوسری شادی سے قبل اسے راضی کرنا ضروری ہے

سوال

کیا ایسی عورت سے دوسری شادی کرنی جائز ہے جویہ کہے کہ اسے نان ونفقہ اورکسی بھی مادی تعاون کی ضرورت نہیں ؟
جب ایسا ہی ہو توپھر اگرپہلی بیوی اس شادی پرراضي نہ ہوتواس شادی کا حکم کیا ہوگا ؟ اوراس حالت میں کیا آدمی کے لیے دوسری شادی کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

بیوی کا حق نان و نفقہ خاوند کے ذمہ واجب ہے اوروہ اسے ادا کرنا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان بھی ہے :

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کودوسرے پر فضیلت دی ہے اوراس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں النساء (34) ۔

لیکن اگر بیوی اپنے اس حق سے تنازل کرتے ہوئے چھوڑنے پر راضي ہوجائے تو یہ حق خاوند سے ساقط ہوجائے گا ۔

ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب بھی بیوی اپنے خاوند سے تقسیم اور نفقہ وغیرہ میں مصالحت کرتے ہوئے چھوڑ دے یا دونوں چھوڑنے پر راضي ہوجائے تویہ جائز ہے ۔ دیکھیں مغنی ابن قدامہ (7 / 244) ۔

اوررہا یہ مسئلہ کہ دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت اوررضامندی تواس میں گزارش ہے کہ خاوند کے لیے دوسری شادی کرنے میں پہلی بیوی سے اجازت حاصل کرنا واجب نہیں ، لیکن اس کے لیے مشروع ہے کہ وہ اس کا دل بہلانے اورراضی کرنے کےلیے حتی الوسع کوشش کرے چاہے اسے اس میں مال بھی خرچ کرنا پڑے اوراس سے اچھے طریقے اورنرم رویہ کے ساتھ بات چیت ہی کیوں نہ کرنی پڑے جس کی بنا پر اس کا ڈر اورخوف کم ہو اوراس کی حمیت میں بھی کمی واقع ہو ۔

مستقل فتوی کمیٹی (لجنۃ الدائمۃ) سے دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی اجازت کے بارہ میں جب سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا :

خاونداگردوسری شادی کرنا چاہے تواس پر کوئي ضروری نہیں کہ وہ پہلی بیوی کوراضی کرے ، لیکن یہ اخلاقی طورپر ہونا چاہیے اورحسن معاشرت بھی ہے کہ پہلی بیوی کا خیال رکھے جس سے اس کی تکلیف کم ہو کیونکہ یہ عورتوں کی طبیعت میں شامل ہے کہ اس طرح کہ معاملات میں وہ بہت زیادہ تکلیف محسوس کرتی ہیں ۔

تواسے اچھی اوربہتر ملاقات اورملتے وقت کھلکھلاتے چہرے اورکوئي اچھی اوربہتر بات کرکے کم کرنا چاہیے اوراسے راضی کرنے کےلیے کچھ مال کی ضرورت پیش آئے تووہ بھی دینا چاہیے ۔ ا ھ ۔

دیکھیں کتاب " فتاوی اسلامیہ (3 / 204) ۔

واللہ اعلم .